نور افشاں

قیمت سالانہ مع محصول [illegible] | حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو | قیمت [illegible]

نمبر ۲۸ جلد ۳ | لودیانہ ۱۵ جولائی ۱۸۷۵ء | قیمت فی پرچہ [illegible]

اشتہار

بجواب

صاحبان [illegible]

[illegible]

[illegible]

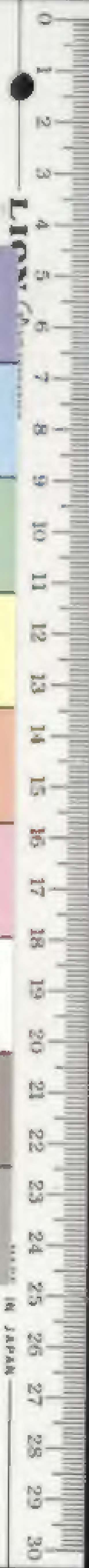
بقیہ صبح کا بھولا شام کو آوے تو

بختیار کا اس ہندوستانی جوان کے ساتھ ملنا اور باہم گفتگو کرنا

[illegible]

گھر دو ہونٹ عمیر متروب سمجھا کہ بڑے تپاک کے ساتھ پاس بٹھایا اور کھانے میں شریک ہونے کی درخواست کی اُس نے بے تامل ہاتھ بڑھایا اور بڑی خوشی سے کھانا شروع کیا ایک آدھ لقمہ کھا کر از خود بول اٹھا کہ صاحب سچ پوچھو تو کھانا اصل ہمارے شہر میں پکتا ہے اور جگہ میں نقل۔ وہاں کی بھٹیاریں ایسا مزہ دار پکاتی ہیں کہ جو کوئی اُنکے ہاتھ کا ایک دفعہ کھا آیا برسوں ہاتھ چاٹتا رہتا ہے اور دوسری جگہ کیسی ہی عمدہ سے عمدہ نعمتیں اُسکو میسر آویں مگر وہ مزہ اُسکی طبیعت سے کبھی نہیں جاتا۔ بختیار کو پہلی ملاقات پر تو اُسکے حال احوال دریافت کرنیکا کچھ موقع نہیں ملا تھا مگر اب جو کچھ بے تکلفی سی ہو گئی تو تحقیق پوچھنے لگا کہ جناب اپنی تعریف فرماویں دولتخانہ کس جگہ ہے اور یہاں آپکا اتفاق کیوں کر ہوا اُس نے جواب دیا کہ میں کمبخت شاہجہان آباد کا رہنے والا ہوں بزرگوں کا نام نشان اور اُنکی خوش گذران کا بیان نہایت طول ہے میری اپنی پیدائش اور تعلیم و تربیت کی سرگذشت اگر سنو تو بجائے خود ایک داستان ہے اب اسی پر قناعت کیجے کہ اس ننگ خاندان کا نام وزیر علی ہے نوابی کا خطاب تو دادا جان کے ساتھ گیا مگر بابا جان بھی کچھ کم نہیں گذرے۔ اب غفلت اور بے سروسامانی آوارگی اور بے گروائی جو کچھ کہو سو مجھ پر ختم ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ زمانہ میں کیسے کیسے انقلاب ہوتے آئے ہیں گردش فلکی نے کسیکو بھی تہ و بالا کئے بغیر نہیں چھوڑا ہمارے گھر میں کسی چیز کی پروا نہ تھی سیکڑوں آدمی اپنے اور بیگانے باہر ہی کے طفیل صبح و شام پیٹ بھرتے اور اُنکو دعا دیتے تھے اُنکی فیاضی کے آگے اگر گنج قارون بھی ہوتا تو سچ کہتا ہوں کہ کبھی وفا نہ کرتا۔ غرض اُنسے داد و دہش میں تمام جاگیر اور نقدی وغیرہ جو بادشاہی عطیات تھیں سب اُڑا دینے کو وہ تتنے میں افلاس اور تنگدستی کا بوجھ مجھ مصیبت زدہ کے سر پر چھوڑ کر انتقال کر گئے اب فرنگیوں کی عملداری میں شرافت کی روٹیاں کہاں اُن کے یہاں تو بہانا گو جیسا جانوروں کی قدر ہے تو ہمکو کون پوچھتا ہے کوئی صورت گذارہ کی جو ہاتھ نہ آئی اور گھر میں ضعیف ماں اور جوان جورو کاٹ کاٹ کر کھانے لگیں تو بتلاش روزگار باہر نکلا غرض دھلی کو خیرآباد کہہ کے آگرے کی راہ سے چیچہ وجود و لپور اور بجارہ وغیرہ میں گشت کرتا ہوا تیرہ اجمیر کا قصبہ واقع وغیرہ ہوتا ہوا اور سب جگہ دیکھتا بھالتا چلا آیا دونوں کی گردش جو ابھی باقی ہو کہیں بھی سینگ نہ سمایا راہ و بات میں کسی خدا ترس کے دل میں رحم آیا تو اُسنے صلاح یہی بتلایا کہ یہ سب ریاستیں امید افزا تو ضرور ہیں یہاں بیروزگار کا حال مثل ایک بیمار بے مدد بیمار ہو یہاں پر مسافر بیچارے خانمان آوارے کو کون پوچھتا ہے اگر روزگار کی ایسی ہی خواہش ہے تو پنجاب میں جاؤ وہاں کی عملداری ہے منشی متصدیوں کی بڑی درکار ہے بیشک کہیں نہ کہیں صورت بن ہی جاویگی اُسکے کہنے سننے سے پنجاب میں گیا بہت جگہ بھٹکا پھر اگر قسمت ہو یا وہ نہ تھی خواہ دلی جاؤں خواہ دکن کرم کے وہی بچت کہیں بھی دال نہ گلی وجہ ایک یہ بھی تھی کہ گو فارسی اچھی طرح لکھ پڑھ سکتا ہوں مگر دفتر کی کارروائی اور انگریزی عدالت کے ضابطے سے بالکل بے بہرہ تھا کاش اگر کچھ بھی واقف ہوتا تو ضرور کسی نہ کسی ضلع میں بھرتی ہو جاتا کہیں کوئی جان پہچان بھی کسی دفتر میں نہ ملا کہ اُس کے ذریعہ سے امید وار ہی نام درج کروا تا۔ آخر ایک دو دوستوں نے صلاح دی کہ ملک محفوظہ جو ستلج اور جمنا کے درمیان واقع ہے روزگار پیشوں کے لئے پھر اچھا ہے بہت سی با اختیار ریاستیں ہیں رئیس بھی وہاں کے خاندانی ہیں اہل قلم کا اکثر قدر کرتے ہیں جو شریف بھلا مانس وہاں جا نکلا ہے دال روٹی سے محروم نہیں رہا۔ ایسی ایسی تعریفیں سنکر ادھر کا قصد کیا اور راہ کی مصیبتیں جھیل پٹیالہ میں پہنچا حقیقت میں ریاست بڑی وسیع والی ریاست دارالامی گرامی اور روزگار پیشوں کا بھی وہاں قدر پایا مگر جبکہ اپنا دانہ پانی اُس سرکار میں لکھا نہیں تھا سو اسطے کوئی صورت نہ بنی یہاں تک کہ کسی اہلکار یا اہلکار سے بھی ملاقات ہونے نہ پائی بازاری اور عام رتبہ کے آدمی البتہ بہت ملے ریاست کے رنگ ڈھنگ بھی بتلاتے رہے بعض ہندو اور مسلمانوں نے جنکو دربار تک کچھ رسائی حاصل تھی سبز باغ دکھا کر کسی کسی اہلکار کے پاس پہنچا کر وعدہ بھی کیا مگر آخر پروانہ کرتے دل وہاں سے اُچاٹ گیا اور اس ریاست اور اس کے نہیں کی جو مسلمان اور رفیق من ہوا زحمت اٹھا کر انکا عزم کیا قسمت میں یہاں کا آب و دانہ لکھا تھا سو انکا گو نواب صاحب کے دربار تک ابھی رسائی نہیں ہوئی اور نہ ہو سکی کوئی صورت سر دست ہاتھ میں ہے مگر اب یہی سمجھے کہ جو کچھ بننا تھا بن چکا یہ کہکر وہ ادھر ادھر دیکھا اور ذرا آگے بڑھ کر آہستہ سے کہنے لگا کہ انہیں دنوں شہر دھسنا میں ایک ایسا گل کھلتا ہوا نظر آتا ہے جس سے تمام ملک کی ہوا کچھ اور کی اور ہونے والی ہے چوں ہو کہ اندرشاہی میں جیسی لوٹ مچی تھی اور دلی کا ناس ہوا پھر قتل ہوا تھا ویسی ہی دن پھر آج کل شاید سامنے کھڑا ہو ہو۔

باقی ہفتہ آئندہ



اصل قرآن اہل اسلام کے پاس موجود نہیں ہے

محمدیوں کا قرآن پر بڑا اعتقاد ہے۔ مگر اس بات پر غور کرنی چاہئے کہ آیا کل قرآن تمام اہل اسلام کے پاس موجود ہے کہ نہیں۔ تمام علمائے محمدی اس بات پر متفق اور معترف ہیں کہ محمد صاحب پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی اور نہ انہوں نے کوئی کتاب تصنیف کی بلکہ سب کے نزدیک یہ امر مسلمہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ آیتیں نازل ہوتی رہیں۔ بعض آیتیں لوگ بر زبان یاد کر لیتے تھے بعضے اُنہیں سے ہڈی اور درخت کے پتوں اور چمڑے کے ٹکڑوں وغیرہ پر لکھ کر ایک صندوق میں جمع کی جاتی تھیں اور محمد صاحب کے فوت ہونے تک اسی حالت صندوق میں رہیں۔ محمد صاحب کے بعد خلیفہ ابوبکر نے حکم دیا کہ تمام آیتیں جمع کی جاویں۔ قریب ۱۰ برس کے بعد عثمان نے دریافت کیا کہ قرآنوں میں باہم بہت اختلاف ہے۔ اسواسطے اس نے ابوبکر کے قرآن کی مانند نیا قرآن بنوایا اور اَور سب جلدوں کو جلادیا اس سے ہمکو یہہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن ابوبکر اور عثمان کے ہاتھ سے مرتب ہوا۔ پس ہمکو کسطرح یقین ہو کہ قرآن اُنکے ہاتھ سے نہ بدلا ہوگا اور جو قرآن کہ ابوبکر کے پاس تھا حفصہ کے تصرف میں رہا۔ شاید اسوقت بدل گیا ہو۔ جب ان واقعات اور سرگذشتوں پر غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں تغیر و تبدل ضرور واقع ہوا ہوگا۔ پھر اہل تشیع کہتے ہیں کہ قرآن پورا نہیں ہے اور دعویٰ کرتے ہیں کہ عثمان نے دس سیپاروں کو قرآن سے نکال ڈالا۔ شاید جو وہ کہتے ہیں درست ہو تو اس سے یہہ بھی احتمال ہوتا ہے کہ جب عثمان نے دس سیپاروں کو نکال ڈالا تو اس نے اپنی طرف سے مرضی کے موافق کئی ایک نئی آیتیں قرآن میں مندرج بھی کی ہوں ÷

سرکار انگلشیہ رعایا کی دلی خیرخواہ ہے

تواریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ بادشاہ نوشیروان اگرچہ عادل اور رحم دل تھا مگر رعایا کی خیرخواہی جیسی کہ گورنمنٹ کو فی زمانہ منظور ہے ایسے نوشیروان کو نہیں تھی اور اسکا نام جو عدالت سے کتابوں میں مشہور ہے ثابت کرتا ہے کہ اس زمانہ میں ہر ایک والی ملک بڑا ظلم رعایا پر کرتا ہوگا اور وہ ہی ظلم کی باقی اب تک ممالک ایشیا کوچک میں پھیلی ہوئی ہے ظلم کے علاوہ اگر رعایا پر کوئی مصیبت عاید ہوتی ہے تو ایشیا کوچک والی کچھ بھی خبرگیری اپنی رعایا کی نہیں کرتے ہیں چنانچہ دو سال سے رعایا روم قحط کی مصیبت میں مبتلا ہے شاہ روم کو خبر بھی نہیں کہ میری رعایا کس مصیبت میں پڑی ہوئی ہے ایران و افغانستان میں پچھلے سال بھونچالوں کے صدمہ سے ہزار ہا آدم مر گئے تھے دونوں ملک والوں نے ایک کوڑی بھی خزانہ عامرہ سے نہیں دی تھی چین میں ہر چند بعض برس کہ کئی فصل تک وہاں کاشت بخوبی نہ ہوسکی قحط نمودار ہوا رعایا نے محنت مزدوری کر کے وہ دن کاٹے والی چین نے بطور تقاوی کے بھی کچھ نہیں دیا۔ پھر ہم کسطرح کہیں کہ ایشیا کوچک والے رعایا کے خیرخواہ ہیں۔ خداوند کریم نے خیرخواہی کا منصب زمانہ حال میں سرکار انگلشیہ ہی کو دے رکھا ہے۔

اب دیکھنا چاہئے کہ قحط بنگال میں سرکار نے کیسی دلی محبت سے رعایا کی خبرگیری کی۔ ہماری سرکار ہمیشہ رعایا کی بہتری و بہبودگی میں مصروف ہے جب ذرا بھی رعایا پر کسی قسم کی مصیبت عاید ہوتی ہے فوراً سرکار اُس مصیبت کا مقابلہ کرتی ہے۔ گذشتہ سالوں کی خبرگیری کا ذکر ہم کیا کریں ہر ایک کو معلوم ہوگا۔ سال حال کی خبرگیری کا جو سرکار نے اپنی رعایا پر کی ہے اُس کا شکریہ ہم سب کو ادا کرنا چاہئے۔ اور نیز ان حکام کا کہ جنہوں نے اس معاملہ میں دوڑ دھوپ کیں اور گورنمنٹ ہند کو اس مصیبت سے آگاہ کیا۔

ہمارے ناظرین اخبار کو معلوم ہوگا کہ پشاور میں وہاں کے باشندوں پر کیا کچھ مصیبت آتش زدگی کے باعث پڑی ہوگی مگر تعریف ہو سرکار کو کہ اُس رعایا کی کیسی تسلی اور تشفی کی گویا اُنکے دلوں کی آگ اپنی شفقت سے فرو کر دی۔ اور یہہ بھی غور کرنا چاہئے کہ جناب نواب لفٹنٹ گورنر پنجاب نے کس دلسوزی اور محبت کی راہ سے ساکنان پشاور کی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ جو حکم جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب کا درباب آتش زدگی پشاور کے صادر ہوا ہے وہ ذیل میں درج ہے۔

نمبر ۲۰ مورخہ ۵ مئی ۹۷ء مقام لاہور

از جانب ای - ایچ - ٹھارن صاحب سکرٹری گورنمنٹ پنجاب۔ بنام صاحب کمشنر بہادر و سپرنٹنڈنٹ پشاور

۱ - آپکی چٹھی نمبری ۹۵۹ - مورخہ ۲ ماہ رواں سے رپورٹ ... صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور متضمن آتش زدگی شہر پشاور موصول ہوئی۔

۲ - جو تشویش جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اس مصیبت کے واقع ہونے سے ہوئی اور جو ہمدردی جناب ممدوح کو ان مصیبت زدوں کی نسبت پیدا ہوئی اُس سے جسے آگے ۱۵ - ماہ رواں کے پیغام تار برقی میں میونسپل کمیٹی اور باشندگان شہر پشاور کی اطلاع کے لئے مطلع کیا تھا جب

روح سے گورنمنٹ ہند کو نہایت ہی جلد برقی [illegible]
سے مطلع کیا جو پشاور کے قلعہ باش فوج کے افسروں
اور سپاہیوں نے بسر کردگی کرنیل وائٹ صاحب
[illegible] نے کیں۔ اب جو مفصل ریوٹ آئی اُس سے
معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ اور کمینڈر انچیف
کیطرف سے کیسا تہ دل سے شکریہ واجب تھا
اور پشاور کے قلعہ باش فوج کے لئے انکی ریوٹ
سے اس بات کا معلوم کرنا بیشک تسکین بخش ہوگا
کہ وہاں کے باشندوں نے انکی کوششوں کی
کیسی عمدہ قدر کی ہے۔

۳۔ کپتان اومنی صاحب ڈپٹی کمشنر پشاور اور
اُسکے ماتحتوں اور خصوصاً [illegible] صاحب ڈسٹرکٹ
سپرنٹنڈنٹ پولیس کی کارروائی نہایت ہی قابل تعریف
ہے اور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر چاہتے ہیں
کہ جناب ممدوح کا دلی شکریہ انپر ظاہر کیا جاوے۔ اور
نیز ارباب [illegible] جنہوں نے اپنے ہمراہیوں
کے ساتھ آگ کے فرو ہو جانے کے بعد انتظام
قایم رکھنے اور مال کی حفاظت کرنے میں مدد دی اور
نیز لالہ لکھپت رائے اور دیگر ممبران میونسپل کمیٹی
جنکے نام صاحب ڈپٹی کمشنر کی چٹھی کے فقرہ ۱۰
میں درج ہیں ظاہر کیا جائے

۴۔ آپکی ریوٹ میں جو یہ درج ہے کہ باوجودیکہ
نقصان جائداد کے جسکا ۱۰ لاکھ روپیہ تخمینہ لگایا
گیا ہے اور برباد ہونے ایک ہزار ۷۰ مکانات کوٹھی
اور ۲۰۸ دوکانیں۔ لیکن وہاں کے لوگوں کو
ضرورت امدادی سرمایہ کے نہیں ہے یہ بات
ہمہ سمجھ میں نہیں آتی۔ لیکن اگر یہ سچ ہو تو یہ پشاور
کی مرفہ الحالی اور اوسکے باشندوں کی ذاتی ہمت
اور مآل اندیشی کا ایک عمدہ ثبوت ہے۔ مگر تاہم اگر
تحقیقات مزید سے ظاہر ہو کہ ان فلاکت زدوں کی
دستگیری کے لئے امداد زر مطلوب ہے تو جناب
ممدوح کو بھروسا ہے کہ لوگ فیاضانہ چندہ دینے میں
دریغ نہیں کرینگے۔

۵۔ شہر کے آتش زدہ حصہ کیلئے تعمیر کرنیکے متعلق
جو تجویزات تجویز کی گئی ہیں انکی نسبت جناب نواب
لفٹنٹ گورنر بہادر اُس دوسری ریوٹ کے
منتظر ہیں جسکا وعدہ کیا گیا ہے لیکن جناب ممدوح اس
تجویز کو بالکل پسند فرماتے ہیں کہ شہر کے مکانات
مکرر اسطرح سے بنائے جاویں کہ انکے بیچ میں کشادہ
وسیع بازار ہوں تاکہ ایک طرف سے دوسری طرف
کو آگ کے شعلے جلدی نہ پھیل سکیں۔ اگر ان مکانات
میں ایسا خرچ پڑتا ہو جو میونسپل کمیٹی کے سرمایہ
موجودہ سے زیادہ ہو تو جناب ممدوح از روی ایکٹ
[illegible] جہانتک ممکن ہو رعایات آمیز شرایط
پر عطاء قرضہ کی بخوبی سفارش کرینگے۔
تلکہ ضبط کی آمدنی مالگذاری کا ایک حصہ [illegible]
کو سپرد کرنا صاحب ڈپٹی کمشنر کی چٹھی فقرہ ۱۱ میں
ذکر ہوا ہے اُسکی نسبت جناب ممدوح نے گورنمنٹ
ہند کو غور اور تجویز کے لئے لکھا ہے۔

یہ گورنمنٹ کی ہمدردی قابل ملاحظہ کے ہے۔ ہمکو خدا
کا شکر کرنا چاہئے کہ ایسی گورنمنٹ کے سایہ عاطفت
میں ہمکو رعایا بنایا ہے۔

اور کچھ یہ بھی ہمدردی نہیں ہے کہ ہر ایک رنج و مصیبت
میں سرکار رعایا کی خبرگیری ہر ایک معاملات [illegible]
سے مقدم سمجھتی ہے اور کیوں نہ سمجھے۔ [illegible]
است سلطان درخت [illegible] عبداللطیف

منقولات

ہدایتیں واسطے انسداد ترقی مرض ہیضہ کے

ہدایات مندرجہ ذیل واسطے انسداد ترقی
مرض ہیضہ کے جو سرکار نے برائے آگاہی
رعایا کے مشتہر فرمائے ہیں اُسکی ایک کاپی
ہمارے پاس بھی پہنچی۔ چونکہ یہ تجاویز
انسداد ہیضہ کی نہایت عمدہ ہیں اور انکا
جاننا ہر فرد بشر پر واجب ہے اور موسم
بھی آجکل کا خراب معلوم ہوتا ہے لہذا ہم بھی
اپنے ناظرین اخبار کے واسطے درج اخبار
کرتے ہیں۔ امید کہ ہمارے ناظرین خود بھی اور
اپنے احباب وغیرہ کو مطلع فرماوینگے۔

[illegible]

نمبر ۱۔ مناسب ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہیضہ کے مریضوں کو
تندرست آدمیوں سے علحدہ رکھا جاوے۔

نمبر ۲۔ مریض کے بیمارداروں کی تعداد اُس تعداد
سے جسکے بغیر گذر نہو زیادہ نہونی چاہئے۔

نمبر ۳۔ مریض کو کھلے ہوادار مکان میں رکھنا چاہئے
مریض کو بند مکان میں رکھنے سے جسمیں آمد و رفت ہوا کی
اچھی طرح نہو سکے مریض کے ہلاک ہو جانیکا احتمال ہوتا
ہے اور بیمارداروں کو مرض کے لاحق ہو جانیکا زیادہ
اندیشہ ہو جاتا ہے کھلے ہوادار مکان میں مرض کے متعدی
ہو جانیکا کم اندیشہ ہوتا ہے بشرطیکہ ان احتیاطوں کی
پابندی رہے جو ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔

نمبر ۴۔ مریض کی قے اور اسہال ایک گڑھے میں



لئے جاوے جو ارد گرد خشک مٹی سے بھرا ہوا اور احتیاط رکھنی چاہئے کہ جو کچھ مواد جسم میں سے نکلے زمین پر منتشر ہونے نہ پاوے اگر اتفاقاً اس قسم کے مواد زمین پر گر جاویں اور فرش کچا ہو تو فوراً اُس مٹی کو کھرچ ڈالنا چاہئے اور کھرچی ہوئی مٹی گملے میں بھر دینی چاہئے اور پھر جسطرح فقرہ آئندہ میں لکھا ہوا ہو اُس مٹی کی نسبت ویسا عمل کرنا چاہئے اگر فرش پکا ہو تو جگہ کو بلا توقف صاف کر ڈالنا چاہئے اور اُسپر تازہ یا گرم راکھ بکھیر دینی چاہئے۔

نمبر ۵۔ جب گملے کی مٹی مواد سے جو خارج ہوئے بھر جاوے تو گملے کو تیز آنچ پر رکھ کر خوب ہی اسقدر گرم کر دینا چاہئے کہ دس منٹ تک مٹی میں سے بخار نکلنے بند رہیں پھر اُس مٹی کو زمین میں داب دینا چاہئے۔

نمبر ۶۔ جو لوگ اسقدر احتیاط نہ کرسکیں کہ فقرہ پانچ کے ہدایتوں کی پوری پوری تعمیل کریں اُنکو اور کچھ نہیں تو کم سے کم اسقدر احتیاط تو رکھنی چاہئے کہ مواد کو جو مریض کے بدن میں سے خارج ہو زمین پر پالانے میں منتشر نہونے دیں اور اُس مٹی کو جس میں مواد ملے ہوئے ہیں زمین کے سطح سے دو فٹ نیچے داب دیں۔

نمبر ۷۔ مٹی سے بھر کر گملے تیار رکھنے چاہئے اور اُنکو ایسی جگہ قرینہ سے رکھنا چاہئے کہ مریض کے جسم میں سے جو مواد بے اختیار خارج ہو اُن گملوں کے اندر آسانی سے لے لیا جاوے۔

نمبر ۸۔ جو کپڑے مریض کے گندے ہو جاویں روزانہ اُنکو کھولتے پانی میں ڈبو دینا چاہئے اور کسی حالت میں اُنکو کھولتے پانی میں جوش نہ دے لیا جاوے اُنکو خشک کرکے الگ نہ رکھ دینا چاہئے اگر کپڑوں کو جوش یا بھپارہ دینیکا سامان موجود نہ ہو تو کپڑوں کو مریض کے جسم سے علیحدہ کرنے کے بعد بلا توقف کھلی ہوا میں کسی رسّے پر یا کسی درخت کی شاخ پر لٹکا دینا چاہئے تاوقتیکہ اُنکو جوش دینے کا سامان ہو سکے۔

نمبر ۹۔ کوئی کپڑا ہیضے کے مریض کا ہرگز ہرگز کسی تالاب یا چاہ یا کسی بہتے پانی کے نزدیک جس میں سے پینے کیواسطے پانی لیا جاتا ہو نہ دھونا چاہئے جو پانی کپڑوں کے دھونے کیواسطے درکار ہو تالاب یا چاہ یا بہتے پانی سے کم سے کم پچاس گز کے فاصلہ پر لیجانا چاہئے اور اُس فاصلہ پر جاکر کپڑوں کو دھونا چاہئے۔

نمبر ۱۰۔ جو مٹی اُن مواد سے بھری ہو جو مریض کے جسم میں سے نکلا ہو کسی جگہ متصل کسی چاہ یا تالاب یا بہتے پانی کے ہرگز نہ دابنی چاہئے۔

خانگی ضروریات کے واسطے جس جس جگہ سے پانی لیا جاتا ہو خواہ تالاب سے خواہ چاہات سے اُنکی نسبت ایسا بندوبست کرنیکی سعی میں ہرگز دریغ نہ کرنا چاہئے کہ ہیضے کے مریض کی شکم یا آنتوں سے جو کچھ مواد خارج ہوا اُس سے اُن کے پانی میں عفونت کے اثر ہونیکا امکان نہ رہے عفونت کے اثر ہونیکا اسطرح غالب احتمال ہوتا ہو کہ مریض کے مکان سے خارج ہوا ہوا مواد بدررو کے راستہ سے بہکر آوے اور چاہات کے متصل وہ پانی کھڑا رہے یا وہ پانی تالاب میں بہکر جاوے کسی قصبہ میں اور مقامات میں بدررؤں کی حالت کیسی ہی ہو لیکن چاہات کے متصل بدرونکا پانی ہرگز کھڑا نہ رہنے دینا چاہئے بدررو کوئی اور کبھی اور کہیں ایسی نہیں ہوتی ہو کہ اُسکے اندر کا پانی زمین کے اندر جذب ہو کر نہ پہنچے پس جسقدر پانی اُنمیں کھڑا رہیگا اُتنا اندازہ یہ ضرور ہو کہ زمین کے اندر جذب ہو کر وہ پانی نہ پہنچا اور نہیں رک سکتا جس تالاب میں سے پینے کیواسطے پانی لیا جاتا ہو اُسکے اندر کسی بدررو کا پانی بہکر نہ جانے دینا چاہئے یہہ امر نہایت ضروری ہو کہ جو مواد مریض جسم میں سے خارج ہوں اُنکو مریض کے گھر کے اندر ہی جیسا اوپر بیان کیا گیا اُسی طرح تلف کر دینا چاہئے لیکن چونکہ ہر قسم کے آدمیوں میں بے احتیاط اور غفلت کرنیوالے شخص ہوتے ہیں اسواسطے ایسی احتیاطوں کی ضرورت ہو کہ ایسے پانی میں عفونت کے اثر ہونیکا احتمال بھی نہ رہے جو ضروریات خانگی میں کام میں آتا ہو جن دنوں میں ہیضہ پھیلا ہو اسوقت یہ خوب ہو کہ پینے کے پانی کو جوش دیکر ٹھنڈا کرکے پیا کریں جس پانی کو جوش دیا جاتا ہو معمول ہو کہ اُسکا مزہ جاتا رہتا ہو اُسکا یہہ سبب ہو کہ جو ہوا پانی میں ہوتی ہو وہ جوش دینے سے نکل جاتی ہو نہایت صاف ریت کے اندر اُس پانی کو ٹپکا لینے سے اُسکے اندر پھر ہوا آجاتی ہو اسطرح ٹپکا لینے کے بعد پانی ایسا ہی تازہ اور شفاف ہو جاتا ہو کہ گویا اُسیوقت چشمہ میں سے لایا گیا ہوگا۔

نمبر ۱۱۔ جو آدمی ہیضے کے مریض کا تیماردار ہو اُسکو لازم ہو کہ کھانے پینے سے پیشتر صاف پانی سے اُسیوقت اپنے ہاتھ دھو ڈالے تیماردار کو لازم ہو کہ جتنی مرتبہ مریض جو دست یا قے رفع کرے اور وہ مریض کے اُس حالت میں مدد کرے اُتنے ہی مرتبہ اور بلا توقف اپنے ہاتھ دھو ڈالے ہیضے کی عفونت کی تاثیر سے بچنے کیواسطے اپنے جسم کی صفائی لازم ہے۔

نمبر ۱۲۔ جو شخص ہیضے سے مرا ہو اُسکی لاش کو دفن کرنے یا جلانے کے واسطے جسقدر ممکن ہو بہت کم آدمی ہمراہ جاویں دفن کرنے یا جلانے کے بعد اُنکو

لازم ہو کہ اپنے اپنے گھروں کو واپس آنے سے پیشتر اپنے ہاتھ اور کپڑے دہو ڈالیں اور نہا ڈالیں لیکن کسی چاہ یا تالاب یا بہتے پانی کے متصل یہہ کام نہ کریں جہاں سے ضروریات خانگی کے واسطے پانی لیا جاتا ہو۔

نمبر ۱۳۔ جس مکان میں ہیضہ کا مریض پڑا ہوا اُسمیں روز مرہ گندھک کی دہونی دینی چاہیے دہونی دینے کے وقت مکان کے دروازے کھلے رکھنے چاہئیں تاکہ ہوا کی آمدورفت کھلی رہے گندھک اسقدر جلانی چاہیے کہ جو آدمی مکان کے اندر ہوں اُنکو ضرر نے سے کہانسی کی ضرورت ہو جبتک یہہ اثر پیدا ہو آگ پر گندھک ڈالتا رہنا چاہیے جو کپڑے مریض نے گندے ہو گئے ہوں اُنکو دہونے اور خشک کرنے کے بعد ایک رسی پر ڈالدینا چاہیے اسیطرح کہ گندھک کا دہواں اُنمیں لگتا رہے۔

نمبر ۱۴۔ جس مکان میں ہیضہ کا مریض مر گیا ہو یا اچھا ہو گیا ہو اُسمیں گندھک کی دہونی اسقدر دینی چاہیے کہ دو پہر میں سے دم گھٹنے لگے ایسی دہونی دینے کے وقت مکان کے دروازے اور کھڑکیاں دو گھنٹے بند رکھنے چاہئیں تاکہ دہونی کا دہواں اُس مکان میں گھٹا رہے غرض ہو کہ اسطرح جب دہونی دیجاویگی اُس وقت مکان کے اندر کوئی آدمی نہ ٹھیرنا چاہیے مریض کی چارپائی اور کپڑوں اور بستر ے کو پہلے ابلتے پانی میں خوب دہو کر اور خشک کر کے دہونی کے دہوئیں میں اسطرح لٹکا دینا چاہیے کہ دہواں اُسکے اندر بخوبی لگتا رہے چارپائی کے بان کی نسبت سب سے محفوظ عمل یہہ ہو کہ اُسکو جلا دینا چاہیے۔

نمبر ۱۵۔ دہونی دینے کے بعد مکان کی تہہ کو اور دیواروں کو لیپ دینا چاہیے۔

نمبر ۱۶۔ کسی شخص کو نہ چاہیے کہ اُس کمرہ کے اندر جہمیں ہیضہ کے مریض کی لاش پڑی ہو مٹھائی یا اور کوئی چیز کہاوے۔

نمبر ۱۷۔ جن دنوں میں ہیضہ پہیلا ہوا ہو کسی شخص کو کچا میوہ یا کچی سبزی بغیر اُنکو پیشتر صاف پانی میں دہو لینے کے نہ کہانی چاہیے۔

نمبر ۱۸۔ کسی مریض ہیضہ کے تیمار دار کو نہیں چاہیے کہ بغیر پیشتر اپنے ہاتھ دہو لینے کے اور شخصوں کے واسطے کہانے کی شے کو چہوئے یا کہانا تیار کرے۔

نمبر ۱۹۔ جسم کو گھر کو گاؤں کو صاف رکہنا نہایت محفوظ ذریعہ ہیضہ پہیلنے کی انسداد کا ہو۔

نمبر ۲۰۔ ہیضہ کی عفونت کے اثر کو نیست کرنیکے بعد و گیو اسطے ایک ہوشیار حکیم مامور کرنا چاہیے اور چونکہ وبا کے ایام میں یہہ بات ناممکن ہو کہ ہر شخص کی اچانک موت کا باعث بالیقین دریافت ہو سکے مستقل عقل یہہ ہو کہ ہر ایک گھر کو جس میں کوئی موت واقع ہوئی ہو خواہ اُسکا باعث کچھہ ہی بیان کیا گیا ہو دہونی دلائی جاوے۔

نمبر ۲۱۔ ہر ایک شخص سے کہ جسکو ہیضہ لاحق ہو تمام قوت صاحب ڈپٹی کمشنر کی اطلاع کے واسطے رپورٹ کرنی لازم ہوگی اور صاحب بہادر موصوف مناسب طاقت کے مہیا کرنیکے انتظام کرینگے۔

نمبر ۲۲۔ جس گاؤں میں ہیضہ نہو اُس کے باشندوں کے واسطے دانشمندی کی بات یہہ ہو کہ کسی اور گاؤں کے ساتھہ جہاں ہیضہ ہو حتی الامکان آمدورفت بند کر دیں جو آدمی ہیضہ والے گاؤں سے آویں اُن سے ہر ایک حالتیں بلا اشتباہ تندرست گاؤں کے اندر آنے دینے سے پیشتر اُنکے کپڑے دہلوا ڈالنے چاہئیں اور اُنکو نہلوا ڈالنا چاہیے۔

نمبر ۲۳۔ آخری احتیاط اور تنبیہ یہہ ہو کہ جو مواد مریض ہیضہ کے جسم میں سے نکلے اُسکو بلا توقف آگ سے جلا کر تلف کر دو کیونکہ وہ زہر جس سے ہیضہ پہیلتا ہو اُس مواد کے اندر رہتا ہو۔

مراسلات

خط

یہہ مراسلہ مندرجہ ذیل ہمارے پاس جناب مولوی عطا محمد صاحب ساکن ہوشیارپور نے براہ اندراج اخبار بھیجا سو بجنسہٖ درج اخبار کیا جاتا ہو۔ وہو ہذا۔

صاحب مہتمم نور افشاں سلامت

براہ مہربانی آپ اس پرچہ کو درج اخبار فرمائیں صفحہ نمبر ۱۰ رسالہ اظہار حق میں جو دو مثالیں انجیر لکھی ہیں اُسمیں بہت لوگوں کو غلطی واقع ہوئی اور اصل مطلب کو معلوم نہیں کیا خلاصہ اُن دو مثالوں کا یہہ ہو یعنی یہہ بات نا اصلی اور شرعی پاک ہو اُس سے دہوکہ نہ کہانے اور شہرت جو اُسمیں ہو وہ ظن اور شک ہو جیسے کہتے ہیں کہ چربی سور کی ڈالی جاتی ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ خون گاؤ کا یہہ بات یقین نہیں ظن اور شک ہو علی الیقین پر کرنا چاہیے ظن پر اور ایسا ہی خلاصہ مثال دوسرے کا ہو کہ پنیر شام کا شرعی پاک تھا اور جو مشہور تھا کہ پنیر چربی سور کی ڈالکر طیار کرتے ہیں یہہ بات ظن اور شک تھی اور بے اصل چونکہ اصل میں پاک تھا تو حضرت نبی کریم علیہ الصلواۃ والسلام کے پاس آیا

از حضرت علیہ السلام نے کھایا اور چند ہی جنہیں کہ اوسمیں کچھ آلودگی تھی اور حضرت نے کھایا جو کوئی یہہ سمجھتا ہو وہ بے دین اور کافر ہو خدا بچاوے ایسی سمجھ سے اسواسطے کہ نبی کریم علیہ السلام پاک تھے اگر کچھ پلیدی ہوتی تو اللہ تعالیٰ آگاہ کر دیتا۔

عطا محمد ساکن ہوشیارپور

اخبارات ملکی و ولایتی

ترقی دین عیسوی۔ رسالہ مشنری ہیرلڈ سے معلوم ہوتا ہو کہ ملک جاپان میں بارہ سو مسیحی کے پادری جو قریب ہیں کے موجود ہیں اور منادی کرتے ہیں وے خصوصاً شہر یدو [illegible] کر جا کر ہے اونکے [illegible] ہو کر آدمی [illegible] مقیم ہیں اون شہروں [illegible] کلیسیا ہیں دوسرا دین شہر کہ جس میں انجیل و مذہب کی ترجمہ کرنے میں شفاخانہ و مدارس کے جاری کرتے ہیں مقدونیہ میں ملک کسکو سے مسٹر واٹکن صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ [illegible] دسمبر [illegible] میں ۱۰ آدمی نے کسکو [illegible] صاحب [illegible] واقع چین سے لکھتے ہیں کہ ۱۱ دسمبر [illegible] کو [illegible] نے ترجمہ [illegible] کی [illegible] زبان [illegible] جو تمام چین میں بولی جاتی ہو طبع ہوئی ہو [illegible] انجیل اس زبان میں پہلے چھپ چکی تھی اب تمام بائبل باشندگان چین کیواسطے طبع ہوئی یہہ ترجمہ جناب ڈاکٹر [illegible] صاحب نے تمام کرکے خاص اسی کام کیواسطے انگلستان سے [illegible] گیا ہو اور [illegible] صاحب جنہوں نے چند سال گذرے ہیں [illegible] بائبل زبان [illegible] چھاپی تھی اس ترجمہ کو بھی چھاپا ہو۔

شہر [illegible] ملک فارس سے ایک صاحب [illegible] تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں ۱۰ فروری سنہ حال میں جو عیسائی مذہب کے [illegible] گئے تھے [illegible] وہاں کے باشندوں نے ظلم کیا [illegible] ہمارے پاس کوئی مسلمان واسطے تحقیق مذہب حق یعنی عیسائی مذہب [illegible] نہیں آیا اور اہل ارمنی بھی اسی خوف سے نہیں آتے تھے مگر اب صورت اور طرح پر ہو بعض چند مسلمان [illegible] تحقیق مذہب وسچائی کے پادری صاحب کے پاس ہیں وہ تحقیق کرتے ہیں چند روز ہوئے کہ [illegible] منصب ملاں نے دیسی پادری کے پاس آکر اپنے عیسائی ہونیکا اقرار کیا ایک روز دیسی پادری صاحب کو اہل اسلام نے اپنے ایک جلسہ میں بلایا اور کھانا [illegible] ساتھ ملکہ ایک طباق میں ملکر کھایا۔ پادری صاحب مذکور نے وہاں انہیں کو سچائی مذہب عیسائی کی صداقت حاضرین کو سنائی جسے [illegible] ان میں سے ایک سفید ریش مرد نے [illegible] ہوکر کہا کہ پادری صاحب جو [illegible] فرمایا راست ہو اور حق ہو۔ شہر [illegible] اہل اسلام [illegible] معلوم ہوتے ہیں [illegible] حالت [illegible] کی [illegible] میں پڑے ہوئے ہیں [illegible] نظر آتا ہو۔

چین میں ایک فرقہ ایسا ہو کہ ظاہرا اوس فرقہ کا کوئی نام نہیں ہو اور نہ وے کسیکو اپنے فرقہ کا نام بتلاتے ہیں۔ گورنمنٹ چین اونکے اعتقاد سے نہایت ہی نفرت کرتی ہو۔ اور اس گروہ کے بہت آدمی [illegible] خصوصاً [illegible] میں تو بہت ہی ہیں۔ اب جو اونکی [illegible] پادری صاحبان سے ہوئی تو وے نہایت اخلاق سے پیش آئے۔ اور بیان کیا کہ ہمارا مذہب [illegible] سے آیا ہو اور اسی طرف سے ایک [illegible] جو اونکی [illegible] میں ایک [illegible] کے بیان ہوتی ہیں [illegible] زیادہ [illegible] جاتی ہو۔

اس فرقہ کی نسبت صاحب اخبار [illegible] بطور قیاس کے فرماتے ہیں کہ یہہ غالباً فرقہ نسطوری کا ہو جو نسطور [illegible] چلے [illegible] ہونیکا اعتقاد خداوند یسوع مسیح [illegible] ہیں [illegible] انجیل کی منادی [illegible] سچائی [illegible] لوگوں پر ظاہر کرتے تھے۔ خاصکر چین میں فرقہ [illegible] نے بہت ہی ترقی پائی۔

یقین ہو کہ دریافت کرنے سے یہہ قیاس صحیح نکلیگا۔ اور بڑی خوشی کی یہہ بات ہو کہ اس فرقہ کے بہت سے لوگ مسیح پر ایمان لے آئے ہیں اور لاتے جاتے ہیں۔

کوچینگ واقع چین سے مسٹر [illegible] صاحب لکھتے ہیں کہ یہاں [illegible] آدمی سال حال میں عیسائی ہوئے یہاں کی جماعت نے دس آدمیوں کو بلا طلب تنخواہ کے واعظ مقرر کیا انکے وعظ کی تاثیر سے ایک گاؤں میں ۶۰۰ آدمیوں نے دین عیسوی کو قبول کیا۔

امریکہ۔ امریکہ شمالی میں چند قومیں وحشی ہیں جنمیں پادری صاحبان انجیل کی منادی کرتے ہیں تمام جزیرہ [illegible] ۱۰ جزیرہ [illegible] ان میں [illegible] عیسائی [illegible] جنمیں فرقہ کے سردار [illegible] شامل تھے۔

ہانگ کانگ۔ جزیرہ ہانگ کانگ سے جناب [illegible] صاحب [illegible] ہیں کہ ہم نے [illegible] کے [illegible] کے بعد دریافت کے معلوم ہوا کہ [illegible] آدمیوں نے دین عیسوی کو قبول کیا اور بہت سے متلاشی ہیں [illegible] ظاہر ہو کہ ملک چین میں دین عیسوی کو روز بروز ترقی ہو۔

شوقِ علم - ایک گروہ ہندوستانی عورتوں یعنی شریف عورتوں کا مقام [illegible] واقع ایک انگلستان میں امریکہ سے بدیں غرض آیا ہے کہ تمام ملک یورپ میں واسطے حصول علم کے سیر کریں - یہہ عورتیں سوار جہاز [illegible] آئی ہیں اور مدرسہ [illegible] انٹرنیشنل اکاڈمی نیویارک کی تعلیم یافتہ ہیں اور انکے ہمراہ پروفیسر [illegible] صاحب بھی ہیں اس مقام سے یہہ گروہ ہمبرگ اور برلن کو گیا اور وہاں وہ کئی مختلف قسم کے مضامین علمی سنے [illegible] گے - اب قصد انکے جانیکا ملک جرمن اور اٹلی اور [illegible] و بلجیم و فرانس وغیرہ کا ہے جب یہہ گروہ انگلستان سے ستمبر میں سوار ہو کر امریکہ میں پہنچ جاویگا تو پھر ایک دوسرا گروہ عورتوں کا ماہ جون میں یورپ کے سفر کے لئے روانہ ہو گا -

خیال کرنا چاہئے کہ ولایت کی عورتوں نے یہاں کے مردوں سے زیادہ شوق علم میں سفر کیا اور اس سفر میں بہت سے فائدہ علمی حاصل کئے - یہاں کی عورتوں کو اگرچہ کوئی گھر پر بھی جا کر پڑھاوے تو بھی شوق سے نہیں پڑھتی ہیں - ایسی عورتوں کا کچھ قصور نہیں ہے کیونکہ جب تک عورتیں مثل [illegible] کے قید رہتی ہیں [illegible] بھی زیادہ تمیز نہیں [illegible] پھر کیونکر شوق علم ہو -

برہما - ۷ تاریخ ماہ گذشتہ کی تار برقی آمد [illegible] سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے وقت شام مسٹر ڈگلس فورسائتھ صاحب منڈالے سے روانہ ہوئے اسی تاریخ کی تار برقی [illegible] رنگون سے [illegible] آئی ہوئی غلط ہیں اور برہما کے حالات [illegible] ایک خاص کونسل آج جمع ہوئی [illegible] کہ سرکار انگریزی کی فوج کو اپنے ملک میں سے ہو کر کسی دوسرے ملک [illegible] ضرورت نہیں جانے دونگا اس

[illegible] کی وجہ سے سرکاری اسٹیمر بھی [illegible] ساتھ نہیں جا سکیگا - [illegible] کے زمینوں کو جو کرنیل براؤن [illegible] اور انکے ہمراہیوں پر چڑھاؤ ہوئے تھے اگر سزا دی [illegible] تو ممکن ہے -

یقین ہے کہ مسٹر ڈگلس فورسائتھ صاحب بہت حصول امر مطلوب کا شاہ برہما پر زور ڈالیں اور غالب ہے کہ [illegible] صاحب موصوف برہما میں مقیم ہیں -

انتظام جدید پنجاب - بموجب [illegible] میں انتظام جوڈیشل پنجاب کا ایکٹ منظور ہو گیا اور اس ایکٹ کا نام ایکٹ [illegible] قرار پایا -

اب کچھ [illegible] منظر ہو گئے ہیں [illegible] کرنا باقی [illegible] ہو جاتا ہے -

بنگال - میں حسب دلخواہ بارش ہو گئی ہے اور تمام زمین سیراب [illegible] کے کھیتوں کی زراعت [illegible] کو ضرر پہنچا ہے - جون کی بارش سے [illegible] کے ضلع میں ۸۰۰ گھر مسمار ہوئے اور تمام درخت اکھڑ گئے [illegible] میں بھی خوب مینہ برسا -

کشمیر - جو صاحبان یورپین کشمیر میں مقیم ہیں وے چوروں کے ہاتھ سے پریشان ہو رہے ہیں اگرچہ پولیس انتظام میں کوشش کرتی ہے مگر قرار واقعی [illegible] نہیں ہوا ایک وقت وہ تھا کہ [illegible] چیزیں پڑی رہتی تھیں اور کوئی چھیڑتا بھی نہیں تھا ایک یہہ زمانہ ہے کہ چوری کی شکایت سنی جاتی ہے -

بمبئی - کی میونسپل کمیٹی نے ان جلسوں کی بابت [illegible] کے ہونے کے [illegible] روپیہ کا صرف کرنا نامنظور کیا -

[illegible] میونسپل کمیٹی مذکور [illegible] وہاں کی کمیٹی نے [illegible] پہلے [illegible]

میں اگرچہ اول ضرورت ہو مگر حضور [illegible] انگریزی کے زمانہ میں [illegible] کی خاطر [illegible] کا باعث [illegible] طاعت اہل ہند ہو - لہذا کمیٹی مذکور کی [illegible] تجویز ابھی [illegible] ہو بلکہ کمیٹی کو لازم ہے کہ خوب [illegible] اور ابھی سے چندہ جمع کرے تاکہ جس وقت پر [illegible] کرنے میں دقت نہ پڑے -

لودیانہ - اس ہفتہ میں بھی تین مرتبہ قدرے قدرے بارش ہوئی [illegible]

ضلع ہذا میں کوئی بیماری [illegible] نہیں ہے - اور [illegible] جو جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے خراب [illegible] کی سنادی کرا دی ہے - اور حلوائی لوگ جو خراب [illegible] دودھ [illegible] کچے پکے [illegible] وغیرہ فروخت کیا کرتے تھے انکو [illegible] ہدایت کی گئی ہے کہ خراب شے فروخت نہ کریں [illegible] امید کہ [illegible] گوشت والے [illegible] برتنوں کو [illegible] میں ہدایت ہوگی [illegible] ایک [illegible] ہوئے کبھی [illegible] جاتے ہیں [illegible] جم جاتی ہے [illegible] سے نکالا [illegible] کے طور پر [illegible] وے بھی [illegible] جاویں [illegible] جاوے -

بڑی خوشی کی بات ہے کہ صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی نے مبلغ پچاس روپے ماہواری مشن اسکول کی [illegible] سے دینے منظور کئے -

[illegible] صاحب کرنیل [illegible] صاحب نے [illegible] کے [illegible] انتظام [illegible] ضلع میں آگئے ہیں [illegible] لودیانہ [illegible] قرار پائی -

[illegible] کا [illegible] جاتی ہیں [illegible]

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا